تذکرہ اہلبیت اطہار رضی اللہ عنہم

از: حافظ سید شاہ خلیل اللہ بشیر اویس (لکچرر عربی دھرم ونت کالج)

اللہ تعالیٰ نے انسانیت کی ہدایت کیلئے وقتاً فوقتاً انبیاء ورسل کو روانہ فرمایا یہاں تک کہ نبی آخر الزماں ﷺ کی بعثت مبارکہ ہوئی۔آپ چونکہ نبی آخر ہیں اسی لئے آپ نے اپنے بعد امت کی رہنمائی اور رشد وہدایت کیلئے ارشاد فرمایا :انی تارك فيكم خليفتين: كتا ب الله حبل ممدود ما بين السماء والارض ،وعترتي اهل بيتي ، وانهما لن يتفرقا حتى يردا على الحوض (مسند احمد۔١٨١/٥) بے شک میں تم میں دو نائب چھوڑے جارہاہوں ایک کتاب اللہ جو کہ آسمان وزمین کے درمیان پھیلی ہوئی رسی ہے اور میری عترت یعنی اہل بیت اور یہ دونوں میں جدائی نہ ہوگی جب تک کہ یہ میرے پاس حوض کوثر پر نہیں پہنچ جاتے۔

اگر ہم فکر عمیق کے قرآن مجید کا مطالعہ کریں تو پتہ چلے گا کہ قرآن مجید نے کئی مقامات پر کبھی مجملاً تو کبھی مفصلاً اہلبیت اطہار کا ذکر کیا ہے۔امام فخر الدین رازیؒ نے تفسیر کبیر میں فرمایا کہ پانچ مقامات ایسے ہیں جسمیں اہل بیت اطہار فضیلت میں سرکارِ دوعالم ﷺ کے ساتھ ہیں اور شریک ہیں۔

1) وجوب محبت میں: حضرت سیدنا ابن عباسؓ روایت فرماتے ہیں کہ: جب یہ آیہ مبارکہ: قُلْ لَا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْراً اِلَّا الْـمَـوَدَّـةَ فِی الْقُرْبیٰ ،نازل ہوئی تو صحابہ کرام نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ کے قرابت دار کون ہیں جن کی محبت ہم پر واجب ہے؟ تو آپ نے فرمایا: علی، فاطمہ، اوران کے دونوں بیٹے (حسن اور حسین) رضی اللہ عنہم ،اس حدیث کو طبرانی نے کی۔لما نزلت هذه الآية : :قالوا يارسول الله ! من قرابتك هولاء الذين وجبت علينا مودتهم ؟ قال : على وفاطمة وابناهما (طبرانی ،٤٧/٣، ٢٦٤١)

اس ضمن میں کئی احادیث شریفہ ملیں گی جسمیں نبی کریم ﷺ نے ان چاروں کی محبت کو اپنی محبت اوران کی دشمنی کو اپنی دشمنی قرار دیا اور فرمایا: اللہ سے محبت کرو کیونکہ وہ تم کو ہمہ قسم کی نعمتیں عطا فرماتا ہے اور مجھ سے محبت کرو اللہ کی محبت کی وجہ سے اور میرے اہلبیت سے محبت کرو میری محبت کی وجہ سے۔(ترمذی) عن ابن عباس قال : قال رسول الله ! احبوا الله لما يغذو كم من نعمه،واحبونى لحب الله عز وجل واحبوا اهل بيتى لحبى (كتاب المناقب،باب مناقب اهل بين النبى ٦٦٤/٥، ٣٧٨٩_ المستدرك ١٦٢/٣) ایک اور روایت میں فرمایا گیا

:مثل اهل بیتی مثل سفینة نوح ، من رکب فیها نجا، و من تخلف عنها غرق ۔میرے اھل بیت کی مثال حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کے مانند ہے جو اسمیں سوار ہوا وہ نجات پا گیا اور جو اس سے پیچھے رہ گیا وہ غرق ہو گیا۔ آقائے نامدار ﷺ نے خود ایمان کا دار و مدار اھل بیت کی محبت ومودت پر رکھا ہے اور ایک مقام پر آپ نے اھل بیت سے بغض وکینہ رکھنے والوں کے تعلق سے فرمایا: حضرت جابرؓ نے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ ایکمرتبہ ہم سے مخاطب ہوئے اور فرمایا: اے لوگو! جو ہمارے اہلبیت سے بغض رکھتا ہے اللہ اسے قیامت کے دن یہودیوں کے ساتھ اٹھائے گا تو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ اگرچہ کہ وہ نماز، روزہ، کا پابند ہی کیوں نہ ہو اور اپنے آپ کو مسلمان گمان ہی کیوں نہ کرتا ہو؟ فرمایا ہاں اگرچہ کہ وہ نماز روزہ کا پابند ہی کیوں نہ اور خود کو مسلمان تصور کرتا ہو، اے لوگو یہ لبادہ اوڑھ کر اس نے اپنے خون کو مباح ہونے سے بچایا اور یہ کہ وہ اپنے ہاتھ سے جزیہ دیں اس حال میں کہ وہ گھٹیا اور کمینے ہوں پس میری امت مجھے میری ماں کے پیٹ میں دکھائی گئی پس میرے پاس سے جھنڈے والے گزرے تو میں نے علیؓ اور ان کے چاہنے والوں کیلئے مغفرت کی دعاء کی۔ (طبرانی) عن جابر بن عبد الله : قال خطبنا رسول الله فسمعته وهو يقول : ايها الناس ، من ابغضنا اهل البيت حشره الله يوم القيامة يهوديا فقلت : يارسول الله وان صام وصلّیٰ وزعم انه مسلم،قال : وان صام وصلی وزعم انه مسلم،ايها الناس احتجر بذلك من سفك دمه وان يودى الجزية عن يدوهم صاغرون ،مثل لی امتی فی البطن فمربی اصحاب الرايات فاستغفرت لعلی وشيعته (طبرانی نے معجم الاسط۔۴/۲۱۲،۴۰۰۲ میں نقل کی ہے اور کہا کہ اسکی اسناد صحیح ہے)

2) درود وسلام میں: حضور اکرم ﷺ پر درود وسلام اس وقت تک مکمل نہ ہوگا جب تک کہ اھل بیت رضی اللہ عنہم پر درود وسلام نہ بھیجا جائے۔ اسی لئے بخاری شریف میں آتا ہے کہ حضرت ابوحمید ساعدیؓ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرام نے عرض کیا یارسول اللہ! ہم آپ پر کیسے درود بھیجیں؟ تو آپ نے فرمایا: کہو! اے اللہ درود بھیج محمد ﷺ پر آپ کی ازواج اور آپکی اولاد پر جیسا کہ تو نے درود بھیجا ابراہیمؑ کی آل پر، اور برکت عطا فرما محمد ﷺ پر اور آپکی ازواج مطھرات اور آپکی ذریت طاہرہ پر جیسا کہ تو نے برکت دی حضرت ابراہیمؑ کو، بیشک تو حمید مجید ہے۔ عن ابی حميد الساعدی انهم قالوا! يارسول الله كيف نصلی عليك ؟ فقال رسول الله: قولوا: اللهم صل

علی محمد وازواجه وذریته، کما صلیت علی آل ابراهیم وبارك علی محمد وازواجه وذریته، کما بارکت علی ابراهیم انك حمید مجید (بخاری، کتاب الانبیاء، ۳/۱۲۳۲، ۳۱۸۹ـ مسلم : کتاب الصلاة، باب الصلاة علی النبی بعد التشهد : ۱/۳۰۶، ۴۰۷)

3) آیت مباہلہ میں: نجران سے عیسائی راہبوں کا ایک وفد آیا اس وفد میں ۶۰/۷۰ عیسائی راہب تھے۔ وہ آقائے نامدار ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے متعلق سوالات کرنے لگے اور آپ نے ان کے سوالات کا جواب دیدیا اور یہ کہہ کر وہ واپس ہوگئے کہ ہم اسکا جواب کل دیں گے۔ وہ حضرت عیسیٰؑ کو اللہ کا بیٹا ثابت کرنا چاہتے تھے۔ دوسرے دن آکر کہنے لگے ہم اس بات پر مباہلہ کیلئے تیار ہیں اور ہم آپ کو (نعوذ باللہ) بددعا دیں گے اور آپ ہم کو، جو بھی جھوٹا ہوگا وہ ہلاک ہو جائیگا۔ حضور ﷺ نے قبول فرمالیا اور فرمایا کہ مباہلہ کل ہوگا اسی لمحہ یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی۔ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَائَنَا وَاَبْنَائَكُمْ وَنِسَائَنَا وَنِسَائَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ (آل عمران ۳:۶۱) آپ فرمادیجئے کہ آجاؤ ہم اپنے بیٹوں کو اور تم تمہارے بیٹوں کو اور اپنی عورتوں کو اور تمہاری عورتوں کو اور اپنے آپ کو بھی اور تمہیں بلالیتے ہیں پھر ہم مباہلہ کرتے ہیں اور جھوٹوں پر اللہ کی لعنت بھیجتے ہیں۔ آپ نے اس آیت کے نازل ہونے بعد حضرت علی، بی بی فاطمہ، امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہمکو بلایا پھر فرمایا: اے اللہ یہ میرے اہلبیت ہیں۔ (مسلم، فضائل صحابہ، من فضائل علی بن ابی طالب، ۴/۱۸۷، ۲۴۰۴، ترمذی، کتاب تفسیر القرآن عن رسول اللہ ۵/۲۲۵، ۲۹۹۹)

تفسیر مظہری (۱، ۲، ۶۱) میں منقول ہے کہ آپ ﷺ نے ان پنجتن پاک کو لیکر میدان میں آئے اور نجران کا وفد بھی آ گیا اور ان کے بڑے راہب نے جب ان نفوسِ مطہرہ کو دیکھا تو کہنے لگا کہ آج میں وہ چہرے دیکھ رہا ہوں کہ اگر وہ اپنی زبان سے یہ کہدیں کہ اے اللہ یہ پہاڑ اپنی جگہ سے ہٹادے تو ہٹ جائیں گے۔ اے لوگو! خدارا آگے نہ بڑھو اگر اس مباہلہ میں آپ ﷺ بددعا کردیں اور ان (اہلبیت) کے منہ سے آمین نکل گیا تو خدا کی قسم روئے زمین پر قیامت تک کوئی عیسائی باقی نہ رہے گا۔ اسکے بعد انہوں نے توبہ کی اور مباہلہ کو واپس لے لیا۔ اللہ تعالیٰ اس آیت مبارکہ سے یہ واضح کرنا چاہتا ہے کہ حضور اکرم ﷺ کا بددعا کرنا ان لوگوں کیلئے کافی تھا مگر آپ ﷺ نے یہ بتلادیا کہ اگر میرے اہلبیت کی بھی بددعا لوگے تو قیامت تک کیلئے تم پر عتاب نازل ہوگا۔

4) طہارت و پاکی میں: اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام مبین میں حضور اکرم ﷺ کے اہلبیت کی پاکی وطہارت اور ہر قسم کی کدورتوں سے پاک ہونے کا اعلان فرمایا ہے۔سورہ احزاب میں فرماتا ہے کہ: اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْراً (سورہ احزاب ۳۳-۳۳) اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ اے اہلبیت تم سے ہر قسم کے گناہ کا میل دور کردے اور تمہیں مکمل طہارت سے نوازے بالکل صاف و پاک کردے۔

حدیث پاک میں آتا ہے:عن عائشة قالت خرج النبی ﷺ غداة وعلیه مرط مرجل ،من شعر اسود فجاء الحسن بن علی فادخله،ثم جاء الحسین فدخل معه ثم جاء ت فاطمة فادخلها ثم جاء علی فادخله، ثم قال انما یرید الله ...... (مسلم،۴۴۲۴،۱۸۸۳۳۴-مستدرک ۱۵۹/۳،۴۷۰۷) حضرت عائشہ صدیقہؓ روایت فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ صبح کے وقت ایک نقش کی ہوئی اون کی چادر اوڑھے ہوئے تھے کہ باہر تشریف لائے،آپ کے پاس حضرت حسنؓ آئے آپ نے ان کو اپنی چادر میں داخل کرلیا پھر امام حسینؓ آئے ان کو بھی اس میں شامل کرلیا پھر سیدہ فاطمہؓ آئیں آپ نے انہیں بھی چادر میں داخل کرلیا پھر حضرت علیؓ تشریف لائے ان کو بھی آپ نے اپنے ہمراہ لے لیا اور پھر یہ آیت مبارکہ پڑھی: اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْراً۔

ایک اور روایت میں ہیکہ دعا فاطمة وحسنا وحسینا فجللهم بکساء وعلی خلف ظهره ثم قال اللهم هولاء اهل بیتی۔

5) تحریم صدقہ میں: جس طرح حضور اکرم ﷺ پر قیامت تک کیلئے صدقات وزکات وغیرہ حرام ہیں اسی طرح قیامت تک کیلئے آل نبی پر بھی صدقات زکات حرام ہیں۔ان الصدقة لا تنبغی لال محمد ﷺ ،انما هی اوساخ الناس (مسلم) صدقہ آل محمد کیلئے جائز نہیں کیونکہ یہ لوگوں (کے مالوں) کی میل ہے۔

مگران کو تحائف اور ھدیہ دینے اور حسن سلوک کرنے کا حکم دیا گیا۔عن علی بن ابی طالب رفعه : اربعة انا لهم شفیع یوم القیامة: المکرم ذریتی ، والقاضی لهم حوائجهم ، والساعی لهم فی امورهم عند ما اضطروا الیه، والمحب لهم بقلبه ولسانه (کنز العمال:۱۲/۱۰۰،۳۴۱۸۶) حضرت سیدنا علیؓ سے روایت ہیکہ حضور ﷺ نے فرمایا: چار لوگ ایسے ہیں جن کا قیامت کے دن میں شفیع ہوں گا (۱) میری اولاد کی عزت کرنے

والا (۲) ان کی حاجات کو پورا کرنے والا (۳) جب وہ مجبور ہو کر ان کے پاس آئے تو ان کے معاملات میں کوشش کرنے والا (۴) ان سے دل و جان سے محبت کرنے والا۔

اللہ تعالیٰ سے دعاء ہیکہ ہم سب کو اہلبیت اطہار کی محبت و مودت عطاء فرما۔ آمین بجاہ سید المرسلین۔